بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۶ صفر ۱۳۹۴ھ یکم امان ۱۳۵۳ہش یکم مارچ ۱۹۷۴ء	نمبر ۴۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

کل سے پیچش کی تکلیف ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۲۸ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت دل کی دھڑکن میں تیزی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ نیز ان کے بڑے بیٹے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی شفایابی کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں ۔

خاکسار کے ماموں محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب واقفِ زندگی مینیجر کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ مرض ایسی نوعیت اختیار کر گئی ہے کہ صحیح طور پر اسکی تشخیص نہیں ہوسکی۔ اب میرپورخاص میں ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حمید الدین۔ ربوہ)

عزیزہ حمیدہ بانو خلجی ڈی۔ پی۔ ای جامعہ نصرت ربوہ کا ڈاکٹروں کے مشورہ کے ماتحت انگلستان میں اپریشن ہوگا۔ احباب کرام عزیزہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

(کرم الدین۔ دار النصر ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ازراہِ ہمدردی لوگوں کو ہماری ایک ضروری نصیحت

دُنیا روزے چند ہے اس کی جھوٹی خوشیوں میں اپنا دِل نہ لگاؤ

"ہر ایک شخص کا ہمدردی کا رنگ جُدا ہوتا ہے۔ اگر آپ ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ آپ کے ساتھ یہی ہمدردی کرسکتا ہے کہ آپ کی کسی بیماری کا علاج کرے اور اگر آپ حاکم کے پاس جائیں تو اسکی ہمدردی یہ ہے کہ کسی ظالم کے ظلم سے بچائے۔ ایسا ہی ہر ایک کی ہمدردی کا رنگ جُدا ہے۔ ہماری طرف سے ہمدردی یہ ہے کہ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ دُنیا روزے چند ہے۔ اگر یہ خیال دل میں پختہ ہو جائے تو تمام جھوٹی خوشیاں پامال ہو جاتی ہیں اور انسان خدا تعالیٰ کی طرف اپنا دِل لگاتا ہے۔ لمبے منصوبے اور ناجائز کارروائیاں انسان اسی واسطے کرتا ہے کہ اس کو معلوم نہیں کہ زندگی کے ایّام کتنے ہیں۔ جب انسان جان لیتا ہے کہ موت اس کے آگے کھڑی ہے تو پھر وہ گناہ کے کاموں سے رُک جاتا ہے۔ خدا رسیدہ لوگوں کو ہر روز اپنے اور اپنے دوستوں کے متعلق معلوم ہوتا رہتا ہے کہ ان کے ساتھ کیا پیش آنے والا ہے۔ اِس واسطے وہ دُنیا کی باتوں پر خوش نہیں ہوسکتے اور نہ ان پر تسلّی پکڑ سکتے ہیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جِلد نہم صہ۳۲، صہ۳۳)

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ"

احباب تین باتیں یاد رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت ہائے بیرون کی تربیت اور اشاعتِ اسلام کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے اور غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر لانے کے لئے جس عظیم مہم کا آغاز فرمایا تھا مخلصینِ جماعت اس ضمن میں تین باتیں یاد رکھیں :-

اوّل :- صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ جات براہِ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں مجلس مشاورت سے قبل (جو مارچ ۱۹۷۴ء کے آخری ہفتہ میں ہو رہی ہے) بھجوا دئے جائیں ۔

دوم :- وعدہ جات بھجواتے وقت صرف موجودہ آمد ہی کو مدِّنظر نہ رکھا جائے، بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے اور اسی کے بھروسے پر آئندہ سولہ سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ آپ کو جن حسنات سے نوازنے والا ہے اور آپ پر جو بے انتہا فضل اور رحمتیں نازل فرمائے گا اور آپ کی آمدنیوں میں آپ کی امید سے کہیں بڑھ کر برکتیں دے گا انہیں بھی مدِّنظر رکھ کر وعدہ بھجوایا جائے۔

سوم :- اس سلسلہ میں نقدم رقوم اور چیک اس ہدایت کے ساتھ کہ یہ رقم "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی مد میں داخل کی جائے براہِ راست افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجوائی جایا کریں ۔

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یکم امان ۱۳۵۳ ہش

دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

مادی تحریکیں مادی ذرائع کے بل بوتے پر ترقی کرتی اور کامیاب ہوتی ہیں لیکن رُوحانی تحریکوں کا انحصار روحانی ذرائع پر ہوتا ہے۔ اگر وہ بظاہر مادی اسباب اختیار بھی کرتی ہیں تو ان کے پیچھے روحانی قوت ہی کارفرما ہوتی ہے کیونکہ یہی قوت ان کی اصل زندگی اور حقیقی روح ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی روحانی قوت کی حفاظت اور بقاء کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھتے ہیں۔

گزشتہ جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کا جو عظیم منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا ہے وہ بھی سراسر ایک روحانی منصوبہ ہے جو دنیا میں اسلام کی سربلندی کے لئے اور حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نوع انسان کو امتِ واحدہ بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے اذن سے پیش کیا گیا ہے۔ اس روحانی منصوبہ کا ایک اہم پہلو وہ مالی قربانی ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سے طلب فرمائی۔ حضور نے دنیا میں تبلیغ اسلام اور قرآن پاک کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے جماعت کو اڑھائی کروڑ روپیہ جمع کرنے کی تحریک فرمائی تھی مگر اس کے مقابلہ میں مخلصین جماعت اس وقت تک کم و بیش ساڑھے چار کروڑ روپیہ کے وعدے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں جبکہ ابھی اندرون ملک اور بیرونی ممالک کی بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن کے وعدے ابھی مرکز میں نہیں پہنچے۔ جب ان کے وعدے آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید بلکہ یقین ہے کہ اس فنڈ میں وعدے کم و بیش نو کروڑ تک پہنچ جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

لیکن اس عظیم روحانی منصوبے کا یہ صرف ایک پہلو ہے۔ اس کے وسیع اور ہمہ گیر مقاصد کی تکمیل تب ہوگی جبکہ احباب جماعت روحانی قوت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر بھرپور کوشش فرمائیں گے۔ اسی روحانی قوت کو حاصل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے انہی فضلوں اور رحمتوں سے مالامال ہونے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۸ تبلیغ (فروری) کو مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جو پروگرام بیان فرمایا (حضور کا یہ مفصل خطبہ جمعہ انشاء اللہ عنقریب الفضل میں شائع ہو کر احباب جماعت تک پہنچ جائے گا) اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک یعنی ۱۸۰ سے کچھ زائد مہینوں تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا پڑھی جائے اور اس پر غور و تدبر کیا جائے۔

(۴) درود شریف، استغفار اور تسبیح و تحمید کا وِرد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اِن کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

حق یہ ہے کہ دعاؤں اور عبادات کے اس مبارک پروگرام پر عمل کرنے سے ہی ہم وہ روحانی قوت حاصل کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے اور ہماری حقیر مالی قربانیوں کے مقبول ہونے کے لئے ضروری ہے۔ یہی وہ پروگرام ہے جو صد سالہ احمدیہ جوبلی کی عظیم تحریک کی کامیابی کا حقیقی ضامن ہے۔ اسلئے احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ حضور کے پیش فرمودہ اس پروگرام پر انفرادی اور اجتماعی رنگ میں پوری طرح عمل کریں اور کوشش کریں کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو اس پروگرام پر عمل نہ کر رہا ہو تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیش فرمودہ عظیم منصوبہ حقیقی معنوں میں کامیاب ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ پروگرام اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کا پروگرام ہے اور اس زمانہ میں دُعا پر زندہ ایمان صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے۔ دعا کا لفظ تو عام استعمال ہوتا ہے لیکن اس کی حقیقت اور اس کی عظیم تاثیر سے دنیا ناواقف ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں اسلام کے بطلِ جلیل کی حیثیت سے مبعوث ہو کر ہمیں ازسرِنو دعا کی اہمیت و عظمت سے آشنا کرایا۔ یہی وجہ ہے کہ دعاؤں کی قبولیت پر جو ایمان جماعت احمدیہ کو حاصل ہے اور قبولیتِ دعا کے جو نشانات ہم مشاہدہ کرتے ہیں اس کی کوئی مثال موجودہ دنیا میں نہیں مل سکتی۔ اِن حالات میں دعاؤں اور عبادات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کی ذمہ داری بھی جماعت احمدیہ پر بدرجہ اتم عاید ہوتی ہے۔ اس ذمہ داری کو پوری طرح ادا کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ دعا کی اہمیت کے ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اہم ارشادات ہر لحظہ ہمارے پیش نظر رہنے چاہئیں کہ:۔

(۱) "دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مُردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔ اس میں بڑی تاثیریں ہیں ...... یہ اسم اعظم ہے۔ اس کے سامنے کوئی انہونی چیز نہیں ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم ص۱۲۱)

(۲) "دعا ایسی شئے ہے کہ جب آدمؑ کی شیطان سے جنگ ہوئی تو اس وقت سوائے دُعا کے اور کوئی حربہ کام نہ آیا۔ آخر شیطان پر آدم نے فتح بذریعہ دعا ہی پائی۔"
(ملفوظات جلد پنجم)

(۳) "ایک مضطرب الحال انسان جب خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہایت تذلل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے اور ربّی ربّی کہہ کر اس کو پکارتا اور دعائیں مانگتا ہے تو وہ رؤیائے صالحہ یا الہام صحیحہ کے ذریعہ ایک بشارت اور تسلّی پاتا ہے۔ دعا اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایک ثابت شدہ صداقت ہے جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے۔"
(ملفوظات جلد اوّل ص۱۵۸)

(۴) "دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے۔"
(ملفوظات جلد نہم ص۲۷-۲۸)

(۵) "وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے ...... اور دنیا میں یک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امّی بےکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔"
(برکات الدعا ص۱۰-۱۱)

لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ آمد اور جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیے۔!
(ناظر بیت المال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کی امتیازی شان

مکرم محترم چوہدری عبدالسلام اختر صاحب ایم۔ اے

(۳)

مجھے ایک دفعہ حضور کا کلام پڑھتے ہوئے یہ خیال آیا۔ کہ آخر ہمارے شعراء نے جن موضوعات کو نہایت شدومد کے ساتھ اپنایا ہے اور اُن پر سینکڑوں نظمیں لکھی ہیں (بلکہ بعضوں کو تو ان نظموں پر لینن پرائز بھی دئے گئے ہیں) اُن پر حضور نے اپنے کلام میں بحث کرنا یا ان کو موضوع سخن بنانا کیوں پسند نہیں فرمایا۔ اگر یہ مسائل اور موضوع اتنے ہی اہم تھے تو چاہیئے یہ تھا۔ کہ ماموزِ زمانہ ان پر سیر حاصل بحث کرتا یا ان کو موضوع سخن بناتا۔

میں انہی خیالات میں تھا کہ یکدم مجھے یہ خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی محبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اسلام کی خاطر اپنا تن من دھن قربان کرنے پر مسلسل زور دیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر واقعی خدا تعالیٰ سے سچی محبت انسان کے دل میں پیدا ہو جائے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی انسان اختیار کرے تو کیا مزدور اور سرمایہ دار کی کشمکش باقی رہتی ہے۔ کیا مشین اور انسان کی ٹکر کا خدشہ باقی رہتا ہے۔ کیا مغربیت کے حملہ کا یا اس کے غلبے کا کوئی امکان باقی رہتا ہے؟ اس خیال کے آتے ہی میری کیفیت حضور علیہ السلام کے اس شعر کے مطابق ہوگئی جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ ؎

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقان
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

یقیناً مزدور اور سرمایہ دار وغیرہ کے جھگڑے بالکل عارضی نوعیت کے ہیں اور عارضی وقت کی پیداوار ہیں اور ان کا ہماری فطرت کے دائمی تقاضوں سے کوئی تعلق نہیں ہماری فطرت کا بنیادی اور دائمی تقاضا یہ ہے کہ اسے اس عظیم ہستی سے مربوط کیا جائے جو خود فطرت کو پیدا کرنے والی ہے اور جس کو پائے بغیر اسے تسکین حاصل نہیں ہوسکتی اس تسکین کا اور اس کے ساتھ انسانی کے بدلتے ہوئے اقتصادی حالات کی تکمیل کا واحد ذریعہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی مکمل پیروی اور حضور کے قائم کردہ نظام حیات کو اپنانا ہے

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں دوسری نہایت ہی درخشاں خصوصیت جو ہمیں تقریباً ہر نظم میں نظر آتی ہے۔ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کامل عشق اور حضور کی کامل اتباع میں سرشاری اور لذت ہے یہ عجیب ستم ہے کہ مخالفین کی طرف سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ حضور نے نبوت کا دعویٰ کرکے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ توہین کی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور کی مدلل کتب کو چھوڑ کے بھی اگر کوئی شخص صرف حضور کے منظوم کلام کا مطالعہ کرے تو یہ صرف یہ الزام قطعی بے بنیاد نظر آتا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس حضرت سرور کائنات خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہمیں حضور کے کلام میں ایسی والہانہ عقیدت اور ایسی بے پناہ محبت نظر آتی ہے کہ اس کی نظیر ہمیں کہیں بھی نہیں ملتی اور پھر یہ امتیاز اتنا نمایاں اور اس کی شان اتنی منفرد ہے کہ اگر صدیوں کے لٹریچر کو بھی پرکھا جاوے تو ہمیں کسی کلام میں بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے ساتھ وہ شدید دلی وابستگی اور وہ انتہائی محبت و عقیدت نظر نہیں آئے گی۔ جو حضور کے کلام میں موجود ہے۔

ہمارے اکثر شعراء نے بھی نعتیں لکھی ہیں اور زبان اور ادب کے اعتبار سے بڑے عمدہ الفاظ استعمال کئے ہیں لیکن بیشتر نعتوں کا اگر نفس مضمون دیکھا جائے تو اس میں یا تو روضۂ مبارک کی جالیوں کی تعریف ہے یا مدینے کی ہوا کی۔ یا پھر اُن "تاثرات" کی تفصیل ہے جو شاعر نے عقیدت کے طور پر پیش کئے ہیں اُن کی مثال ایسی ہی ہے جیسے جگر مراد آبادی نے اپنے ایک شعر میں کہا ہے ؎

اُن کی حریم ناز کہاں اور ہم کہاں
نقش و نگارِ پردۂ در دیکھتے رہے

ان حضرات کرام کی توجہ صرف ظاہری نقش ونگار پردۂ در تک گئی ہے۔۔۔ مگر انہیں "حریم ناز" میں مقبول ہونے کی سعادت حاصل نہیں ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے وہ محاسن جن کا پرتو خود محبت کرنے والے دل کو آئینہ بنا دیتا ہے۔ ان کا نقشہ ہمیں ان کے اشعار میں کہیں نظر نہیں آتا۔ اس کے برعکس حضور کے جو اشعار نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح اور حضور کی محبت کی تنویر میں آگ میں روشن ہوکر نکلے ہیں۔ وہ پڑھنے والے کے دل میں مجسم ہو کر خود بولتے ہیں اور اسے بتاتے ہیں۔ کہ یہ فقط الفاظ نہیں۔ بلکہ ان کے پیچھے محبت اور للہیت کی وہ آگ روشن ہے جو انسان کے نفس کی تمام ظلمتوں کو بھسم کر دیتی ہے۔ اور ایک نئی مصفا زندگی عطا کرتی ہے پھر اس کے علاوہ یہ بھی کہ خود لکھنے والا اس نور کا پوری طرح حامل ہے جو وہ اپنے محبوب کے جلووں میں دیکھتا ہے۔ آپ ان اشعار پر غور فرمائیں ؎

عجب نوریست در جانِ محمد
عجب لعلیست در کانِ محمد
ندانم ہیچ نفسے در دو عالم
کہ دارد شوکت و شانِ محمد
اگر خواہی نجات از مستئ نفس
بیا در ذیلِ مستانِ محمد
سرِ دارم فدائے خاکِ احمد
دلم ہر وقت قربانِ محمد

پھر آخری شعر دیکھیئے۔

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمد

غلمان محمد سے کرامت کا دعویٰ کرنیوالا صرف وہی شخص ہوسکتا ہے جس نے نہ صرف اس چشمۂ نبوت سے مکمل طور پر فیض حاصل کیا ہو بلکہ جس کی روح کلی طور پر محبوب حقیقی کی روح کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔ اور جو ہر لحہ اپنی غذا اور بقا اپنے محبوب کی محبت سے ہی حاصل کرتا ہو۔ اس محبوب کی مقدس ذات اور یہ مقدس وجود کون تھا۔ وہی جس کے متعلق اللہ جل شانہٗ نے فرمایا:۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔

کہ اگر تم مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل اطاعت کرو۔ اور اگر تم اس پاک وجود سے محبت کروگے تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

(اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد مجھے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے عشق ہے اور میں اس عشق کے نشہ میں چور ہوں۔ بخدا اگر یہ کفر ہے تو میں سخت کافر ہوں) ؎

ہر تار و پود من بسرائد بعشق او
از خود تہی و از غم آں دلستاں پُرم

(میرے ہر رگ و ریشہ میں اس کا عشق رچ گیا ہے میں اپنی خواہشات سے خالی اور اس محبوب کے غم سے پُر ہوں)

من در حریم قدس چراغ صداقتم
دستش محافظ است زہر بادِ صرصرم

(میں درسگاہ قدس میں صداقت کا چراغ ہوں۔ اور اسی کا ہاتھ ہر تیز ہوا سے میری حفاظت کرنے والا ہے)

واللہ ہمچو کشتئ نوحم ز کردگار
بے دولت آنکہ دور بماند ز لنگرم

(بخدا میں اپنے پروردگار کی طرف سے نوح کی کشتی کی مانند ہوں اور بدقسمت ہے وہ جو میرے لنگر سے دور ہے۔)

ایں آتشے کہ دامنِ آخر زماں بسوخت
از بہر چارہ اش۔ بخدا ابر گوہرم

(یہ آگ جس نے آخری زمانے کا دامن جلا دیا ہے۔ خدا کی قسم میں اس کے علاج کے لئے ابر گوہر ہوں۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان اشعار سے آپ کو اندازہ ہوگا۔ کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود سے محبت کا دعویٰ کرنے والا صرف منہ سے عقیدت کا اظہار نہیں کرتا۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اس کی رگ و پے میں اس قدر سرایت کر چکی ہے اور یہ محبت ایسے مقام تک پہنچ چکی ہے کہ من تو شدم تو من شدی کی مصداق ہو کر رہ گئی ہے صرف اس مقام پر آکر ہمیں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور دوسرے نعت گو شعراء میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے شعراء نے جیسا ہم نے پہلے عرض کیا ہے۔ نعتیں کہی ہیں۔ تعریف کی ہے اور مدح کا مضمون بیان کرتے ہوئے بڑے مرصع اور بڑے پرکشش الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ مگر ان کے دل اپنے محبوب کے ساتھ اس یگانگت اور ہم آہنگی سے خالی ہیں۔ جو ہمیں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کلام میں نظر آتی ہے۔ یہ یگانگت کسی علمی کاوش کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ ان برسوں کے مجاہدات اور تضرعات کا ثمرہ ہے جو انسان کے قلب کو پگھلا کر رکھ دیتے ہیں اور اس کی اندرونی ہیئت میں ایک انقلاب پیدا کر دیتے ہیں۔ آپ غور فرماویں کہ جب مہدیٔ موعود علیہ السلام یہ اشعار لکھ رہے تھے۔ تو ان کے دل کی کیا کیفیت ہوگی۔ ؎

بِمُطَّلِعٍ عَلٰی اَسْرَارِ بَالِیْ
بِعَالِمِ عَیْبَتِیْ فِیْ کُلِّ حَالِ

(قسم اس کی جو میرے دل کے بھیدوں سے آگاہ ہے اور قسم اس کی جو ہر حال میں ان اسرار کو جانتا ہے)

بِوَجْہٍ قَدْ رَأٰی اَعْشَارَ قَلْبِیْ
بِمُسْتَمِعٍ لِصَرْخِیْ فِی اللَّیَالِیْ

(قسم اس کی جس نے میرے دل کے ٹکڑوں کو دیکھا ہے اور قسم اس کی جو راتوں کو میری چیخوں کو سنتا ہے)

لَقَدْ اُرْسِلْتُ مِنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ
رَحِیْمٍ عِنْدَ طُوْفَانِ الضَّلَالِ

(میں رب رحیم کی طرف سے اس گمراہی کے طوفان کے وقت بھیجا گیا ہوں)

رَاَیْتُ بِفَضْلِ رَبِّیْ سُبُلَ رَبِّیْ
وَلَوْ کَانَتْ اَدَقَّ مِنَ الْہِلَالِ

(میں نے اپنے رب کے فضل سے ان راہوں کو دیکھا ہے جو اس سے ملانے والی ہیں۔ اگرچہ وہ راہیں پہلی تاریخ کے چاند سے بھی زیادہ باریک تھیں)

یہ قلبی گداز کسی شعری تخیل کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ یہ اس روحانی اور باطنی تعلق اور ہم آہنگی کو ظاہر کرتا ہے جو حضور کو فطرۃً حاصل تھی اور جسے آپ نے عمر بھر کے مجاہدے اور ریاضت سے چاند کی طرح روشن کر دیا تھا۔ اسی شدید محبت نے دو وجودوں کو ایک کر دیا تھا۔ اور دوئی کے تمام امکانات دور کر کے ملاپ ختم کر دیئے تھے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں :- ؎

ہست لطف یار من بر من اتم
او مرا شد من ہم از بہرش شدم

(دیکھو یار کی مجھ پر کامل مہربانی ہے۔ وہ میرا ہو گیا اور میں اس کا ہو گیا)

راز ہا دارم بہ یار دلبرم
شد عیاں از من بہار دلبرم

(میرے محبوب اور میرے درمیان کئی راز ہیں۔ اور اس کی شان میرے وجود سے ظاہر ہوتی ہے)

یہ محبت اور کشش اتنی شدید اور اتنی ہمہ گیر تھی کہ حضور کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ محبت ہی حضور کی غذا اور تمام حیات کا سرمایہ بن چکی تھی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں :- ؎

جِسْمِیْ یَطِیْرُ اِلَیْکَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا
یَا لَیْتَ کَانَتْ قُوَّۃُ الطَّیَرَانِ

(اے میرے محبوب! میرا تمام جسم تیری طرف شوق کے مارے اڑا چلا جاتا ہے۔ مگر کاش کہ مجھ میں اڑنے کی طاقت ہوتی) ہم ادب کی تاریخ میں جناب انیس اور دبیر جیسے شعراء کے مرثیے پڑھتے ہیں۔ اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور کربلا کے دیگر شہداء کی شان میں ان کے قصیدے دیکھتے ہیں۔ بے شک ادبی اعتبار سے ان کا پایہ بہت بلند ہے۔ ان کے الفاظ کی نشست ہمارے دل کو موہ لیتی ہے اور مناظر کشی اور تصویری پیرایہ میں ان کا قلم تخیل کی رنگا رنگ فضاؤں میں عجیب جولانیاں دکھاتا ہے حتیٰ کہ حضرت انیس کے متعلق آپ یہ سن کر تعجب کریں گے کہ ایک نظم میں ستر بند انہوں نے صرف اس گھوڑے کی تعریف میں بیان کئے ہیں۔ جس پر حضرت امام حسین علیہ السلام سوار تھے۔ ایک جگہ تو وہ گھوڑے کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

"کسی کے نقش قدم پر قدم نہیں رکھتا"

گو یہ تمام قلم کا جادو ہے۔ ان کا مقصد لوگوں کے دلوں کو پگھلانا اور مجالس میں ماتم حسین کی فضا پیدا کرنا تھا۔ ولیکن انہوں نے کبھی بھی عملی طور پر اپنے اوپر کربلا کی کیفیت وارد نہیں کی۔ ان کی زندگیوں کا اگر تجزیہ کیا جائے تو ہمیں ان میں اور شہدائے کربلا کی زندگیوں میں زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا۔ جس قربانی اور ایثار کا نمونہ حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے رفقاء نے دکھایا اور اپنے اہل و عیال سمیت دکھایا اور شدید مخالف حالات میں دکھایا۔ اس کا عشر عشیر بھی ہمیں ان کے مرثیوں میں اور قصیدہ گوئی میں نظر نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ان کے الفاظ پڑھ کر ایک وقتی حظ تو ضرور حاصل کرتے ہیں لیکن یہ حظ صرف ذوق کی حد تک جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے آگے طبیعت کوئی اثر قبول نہیں کرتی۔ لیکن حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کلام کا رنگ اور ہے حضور کا مقصد نہ بزم آرائی ہے نہ رنگ آرائی۔ نہ ستائش ہے نہ نمائش۔ بلکہ صحیح معنوں میں وہ باطنی تعلق پیدا کرنا ہے جو محبوب اور محب کے درمیان ایک بنیادی رشتہ کا کام دیتا ہے۔ آپ جب اپنے محبوب کی تعریف کرتے ہیں تو وہ دوسرے شعراء کی طرح ایک وقتی جذبہ نہیں ہوتا بلکہ حضور کی محبت اور وابستگی ایک دائمی آبشار کی طرح ہے جس کی کرنیں اور قطرات سدا بہار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے کلام میں اور آپ کی عملی زندگی میں کوئی بُعد نہیں۔ دوسرے شعراء ایک وقتی جذبہ کے ماتحت لکھتے ہیں اور پھر وہ اپنے مشاغل کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ لیکن یہاں ایک ہی جذبہ دائمی طور پر حاوی رہتا ہے اور وہ لکھنے والے کے دل کو ایک مستقل کیفیت سے سرشار رکھتا ہے۔ بالفاظ دیگر اگر دوسرے حضرات "طلبگار محبت" ہیں تو حضرت سلطان القلم کا وجود ہمیں "پرستار محبت" نظر آتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

رعنائی کونین سے بیزار ہمیں تھے
ہم تھے ترے جلوؤں کے طلبگار ہمیں تھے
ہے فرق طلبگار و پرستار میں اے دوست
دنیا تھی طلبگار۔ پرستار ہمیں تھے۔

تحریک جدید کے وعدے

۱۵ مارچ ۱۹۷۴ء سے پہلے مرکز میں بھجوا دیئے جائیں

جیسا کہ احباب جماعت جانتے ہیں کہ امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے وعدے بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر مقرر فرمائی تھی۔ اس عرصہ تک بہت سی جماعتیں غالباً جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے وعدے نہ بھجوا سکیں تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وعدوں کی آخری تاریخ میں ۳۱ جنوری ۱۹۷۴ء تک توسیع فرما دی۔ حالیہ جائزہ سے ظاہر ہوا ہے کہ اگرچہ اب تک اچھی رفتار سے کام ہوا ہے تاہم تقریباً دو سو جماعتوں کی طرف سے ابھی تک وعدے وصول نہیں ہوئے حضور انور نے ازراہ شفقت ۱۵ مارچ تک مزید مہلت مرحمت فرما دی ہے

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت جو ۲۹ مارچ کو شروع ہو رہی ہے سے پہلے تحریک جدید کا بجٹ مکمل ہونا چاہیئے اور اس کی تکمیل کا انحصار ایک حد تک وعدہ جات کے کام کی تکمیل پر ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ۱۵ مارچ سے پہلے تمام جماعتوں کے وعدے مرکز میں پہنچ جائیں۔ نیز فوری طور پر مقامی صورت حال کا محاسبہ کیا جائے کہ وعدے ٹارگٹ تک پہنچتے ہیں یا نہیں۔

ناخوشگوار صورت حال سے بچنے کے لئے سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :-

"حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا"

(پیشتر اس کے تمہارا محاسبہ کیا جائے تم اپنا محاسبہ خود ہی کر لو)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

(۱) خاکسار کے برادر خورد مکرم حکیم حیات خان صاحب لدھیانوی بقضائے الٰہی ۱۵ ستمبر کو وفات پاگئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

احباب کرام ان کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل اور دینی و دنیوی خیر و برکت کی دعا فرما کر ممنون فرماویں۔ (صوفی حبیب اللہ خان لدھیانوی محلہ دارالفضل ربوہ)

(۲) میرے والد محترم عنایت اللہ صاحب مہاجر جموں کشمیر طویل علالت کے بعد ۹۔ اور ۱۰ نومبر ۱۹۷۳ء کی درمیانی شب تین بجے کے قریب بعمر ۷۰ سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (عبدالرشید بھون ضلع جہلم)

(۳) میری دادی اماں مورخہ یکم جنوری ۱۹۷۴ء کو وفات پاگئی ہیں۔ ان کی عمر قریباً ۸۰ سال تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین

(راجہ محمد معصوم چک منگلا ضلع سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین:

یہ مخلصین جماعت کو غلبہ اسلام کی خاطر مالی قربانی پیش کرکے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں سو فیصد ادائیگی کی توفیق ملی ہے۔ ان کی ایک اور فہرست دعا اور ریکارڈ کی غرض سے پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اور ان کی اولادوں کو اپنے فضلوں سے نوازے اور سب مزید قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں۔ (آمین)

(ظہور احمد سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمبر شمار	نام معطی	رقم
	(صفِ اوّل)	
۸۵	مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ربوہ	۵،۰۰۰ روپے
۸۶	" میجر محمد نذیر صاحب بھٹی ناظم آباد وسطی - کراچی	۵،۰۰۰ "
۸۷	" ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب کچہری بازار - سرگودھا	۵،۰۰۰ "
۸۸	" عبد العزیز صاحب بھٹی سمن آباد - لاہور	۵،۰۰۰ "
۸۹	" ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی سنت نگر لاہور	۵،۰۰۰ "
۹۰	" نوابزادہ عباس احمد خان صاحب ڈیوس روڈ - لاہور	۵،۰۰۰ "
۹۱	" میاں محمد بشیر احمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ مگھیانہ	۵،۰۰۰ "
۹۲	" شیخ محمد سعید اللہ صاحب معہ اہل و عیال جناح کالونی لائل پور	۵،۵۰۰ "
۹۳	" صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب ربوہ	۵،۰۰۰ روپے
۹۴	" شیخ محمد اسلم - محمد سلیم صاحبان معہ اہل و عیال دنیا پور ضلع ملتان	۵،۰۰۰ روپے
۹۵	مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ساہیوال	۵،۱۰۱ "
۹۶	" مہر محمد حیات صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈادر ضلع جھنگ	۵،۰۰۰ "
۹۷	" حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم ربوہ	۵،۰۰۰ "
۹۸	" شیخ اعجاز احمد صاحب حلقہ صدر - کراچی	۷،۵۰۰ "
۹۹	" ملک جمیل احمد صاحب ناظم آباد وسطی - کراچی	۵،۱۰۱ "
۱۰۰	" چوہدری عبد الرشید صاحب حافظ آباد - گوجرانوالہ	۵،۰۰۰ "
۱۰۱	" چوہدری غلام احمد صاحب رئیس دار فیکٹری ایریا - ربوہ	۵،۰۰۰ "
۱۰۲	" کرنل تقی الدین احمد صاحب لاہور چھاؤنی	۵،۰۰۰ "
۱۰۳	" بریگیڈیئر کرنل ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب راولپنڈی	۵،۰۰۰ "
۱۰۴	" چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ	۵،۰۰۰ "
۱۰۵	" ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال شہر	۵،۰۰۰ "
۱۰۶	" ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب صدیقی معہ بیگم صاحبہ میرپور خاص سندھ	۶،۰۰۰ "
۱۰۷	" چوہدری شاہنواز صاحب محمد علی سوسائٹی - کراچی	۵،۰۰۰ "
۱۰۸	" چوہدری فیاض احمد صاحب " "	۶،۲۰۰ "
۱۰۹	" طاہر احمد صاحب ہاشمی المنور سوسائٹی - کراچی	۵،۰۰۰ "
۱۱۰	" چوہدری عبد المجید صاحب بھٹی ناظم آباد وسطی - کراچی	۵،۰۰۰ "
۱۱۱	" چوہدری نبی احمد صاحب محمد علی سوسائٹی کراچی	۵،۰۰۰ "
۱۱۲	" بابو عنایت اللہ صاحب رام سوامی - کراچی	۵،۱۰۰ "
۱۱۳	" چوہدری محمد خالد صاحب معہ بیگم صاحبہ محمد علی سوسائٹی - کراچی	۵،۰۰۰ "
۱۱۴	" چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ابن مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ - شیخوپورہ	۵،۰۰۰ "

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترم صوفی علی محمد صاحب کیفے جاوید رحمت بازار کی اہلیہ ایک عرصہ سے پیچیدہ امراض میں مبتلا ہیں۔

(۲) محترم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب آف سرگودھا آنکھوں کے سفید موتیے کے آپریشن کے لئے ۱۲ فروری کو گنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل ہوئے ہیں۔

(۳) محترم ملک منور احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں کہ ان کے ماموں زاد بھائی ملک محمد افضل صاحب آف راولپنڈی کو پاؤں پر شدید چوٹ آئی ہے۔ پاؤں پر پلستر لگا دیا گیا ہے۔

(۴) مکرم عبد الستار صاحب کی والدہ محترمہ کی طبیعت سردرد اور چکر دل کی تکلیف کے باعث بہت کمزور ہے۔

(۵) محترم مولوی عبد العزیز صاحب مبلغ سلسلہ کے والد محترم چوہدری غلام قادر صاحب ریٹائرڈ صدر انجمن احمدیہ عرصہ سے پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔

احباب کرام ان تمام مریضوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

انکم ٹیکس دینے والوں

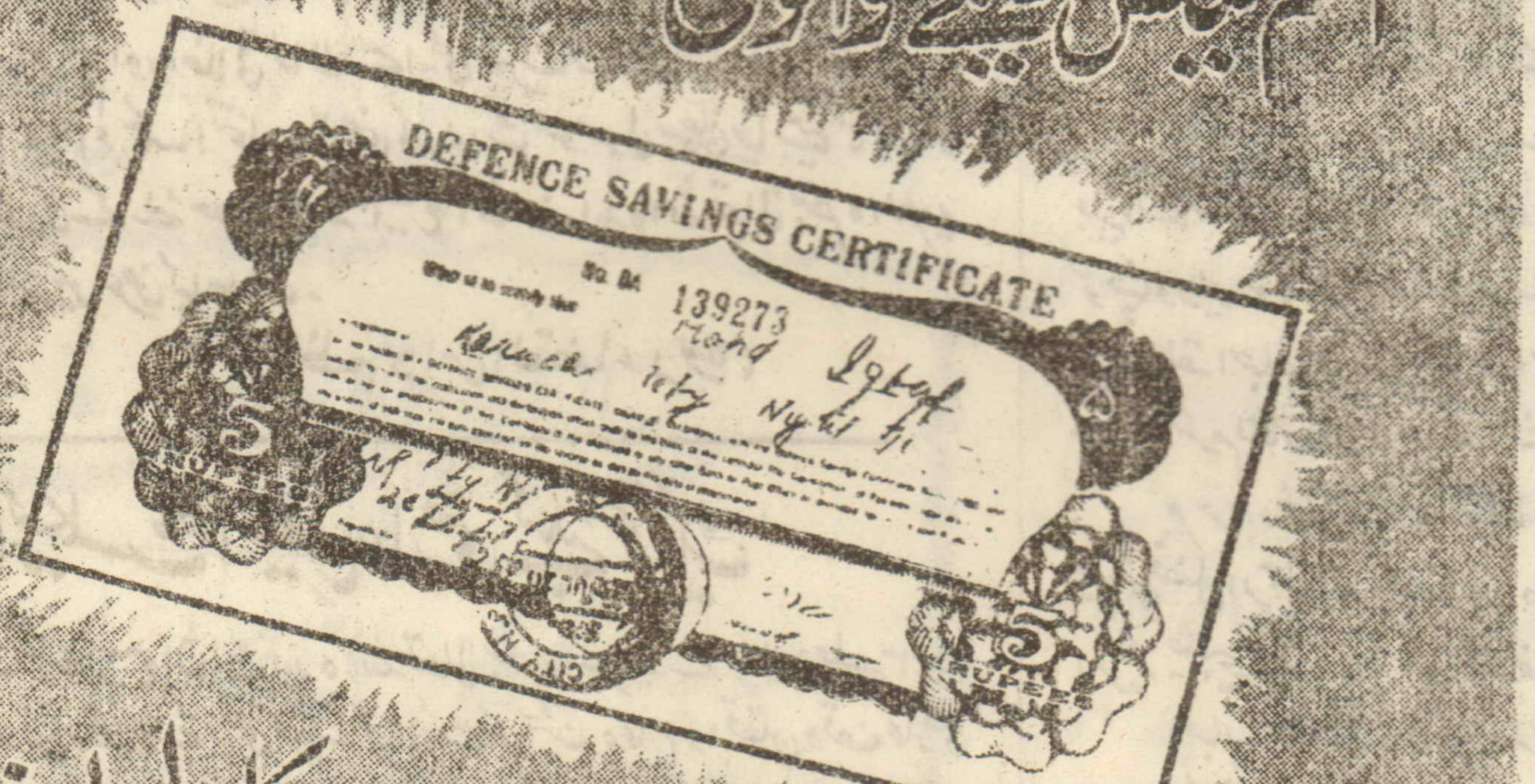

کا دل پسند

۱۲½ فیصد

بلا ٹیکس منافع

★ رقم اور منافع دونوں پر ٹیکس معاف

★ ۱۰۰ روپے دس سال میں ۲۲۵ روپے بن جاتے ہیں

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

قومی بچت کے مرکز: بینک یا ڈاکخانے سے خریدیئے۔

410 90 PID

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتخاب عہدیداران میں قاضی کا انتخاب بھی کرایا جائے

مناسب سمجھا گیا ہے کہ حلقہ وار نظام کے ماتحت تمام قاضیوں کی سہ سالہ تقرری دیگر عہدیداران جماعت کی طرح یکم مئی سے ہوا کرے اس لئے تمام امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان دنوں جو انتخاب عہدہ داران ہو رہا ہے اس میں قاضی یا قاضیوں کا انتخاب بھی کرایا جائے۔ اس میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھے جائیں:۔

(۱) ہر مقامی جماعت میں جس کے افراد پچاس سے زائد ہوں قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے مگر اس سے کم افراد والی جماعت میں بھی قاضی مقرر کرنا چاہیئے۔ قریب قریب کی چھوٹی جماعتوں کے لئے کسی ایک جماعت میں سے بھی موزوں قاضی کا نام منتخب کیا جا سکتا ہے۔

(۲) قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہ ہو۔ مثلاً پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کو قاضی منتخب نہ کیا جائے۔ اور اگر عہدہ قضا کے لئے کوئی دوسرے دوست موزوں نہ مل سکتے ہوں تو اس صورت میں انتظامی عہدہ کے لئے کسی دوسرے دوست کا انتخاب کیا جائے۔

(۳) جہاں تک ہو سکے ایک سے زائد دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب کیا جائے تا ان میں سے کسی ایک کی منظوری حاصل کی جا سکے۔

(۴) جن دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب ہو ان کی علمی اور دینی قابلیت کا بھی رپورٹ میں اندراج کیا جائے۔

(۵) اس انتخاب کی رپورٹ محترم امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب دوسرے عہدیداران سے الگ براہِ راست ناظم دارالقضاء ربوہ کے نام بھجوائیں۔

(۶) سابقہ مقرر شدہ قاضیوں کا نام بھی انتخاب میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

(۷) حسبِ ضرورت ایک سے زائد قاضیوں کو مقرر کرنا چاہیئے۔ ہاں چھوٹی جماعتوں میں ایک ہی قاضی مناسب ہے۔

(۸) قاضی کے لئے ایسے دوستوں کا انتخاب عمل میں لایا جانا چاہیئے جو دینی معلومات کے علاوہ معاملہ فہم اور اخلاقی لحاظ سے اچھی شہرت رکھتے ہوں۔

(۹) ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء تک انتخاب قاضی کی رپورٹ موصول ہو جانی چاہیئے تا ان کی تقرری کی منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ عالیہ میں عرض کیا جا سکے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

سائیکلسٹ واقفینِ عارضی کیلئے تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ جلسہ ۱۹۷۳ء پر وقف عارضی کا ذکر فرماتے ہوئے یہ بھی تحریک فرمائی ہے کہ آئندہ عام واقفینِ وقف عارضی کے علاوہ سائیکلوں والے احباب بھی وقف عارضی کریں۔

احبابِ جماعت میں سے جو دوست سائیکل رکھتے ہیں وہ بھی وقف عارضی میں حصّہ لیں ایسے دوست مقررہ حلقہ میں سائیکل سمیت جائیں گے اور اپنے مقررہ علاقہ میں دَورہ کر کے مظلوم اور غرباء و مستحقین اور حاجت مند احباب سے رابطہ پیدا کر کے خدمتِ خلق کریں گے۔ دفتر ایسے واقفین کی فہرست ہفتہ وار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کے ساتھ بھیجتا رہے گا۔

پس تحریک کی جاتی ہے کہ احباب بطور سائیکلسٹ بھی وقف عارضی کریں۔

یاد رہے کہ وقفِ عارضی میں اپنی مرضی سے واقف دو یا چار یا چھ ہفتے کا وقف دیتا ہے اور ہر قسم کے اخراجات واقف خود برداشت کرتا ہے۔ فاصلہ اور مہینہ کی تعیین کرنے کا واقف کو اختیار ہے۔

جو دوست اس تحریک میں شامل ہوں وہ اپنے فارم میں واضح طور پر نوٹ فرما دیں کہ وہ سائیکل رکھتے ہیں اور چلا سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینجر الفضل)

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ کی ضرورت

احبابِ جماعت کو علم ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پہلے دو لاکھ اسی ہزار تھا جسے اب بڑھا کر تین لاکھ پچاس ہزار کر دیا گیا ہے اور مالی سال کے ختم ہونے میں صرف دو ماہ کا قلیل عرصہ باقی ہے۔ ایسی صورت میں تمام احبابِ جماعت عموماً اور عہدیدار اصحاب خصوصاً غور فرماویں کہ ان پر کس قدر ذمہ داری ہے اور چندہ جلسہ سالانہ کی بر وقت وصولی کا کتنا اہم فرض ہے جو اُن پر عائد ہوتا ہے۔

اس لازمی چندہ کی ادائیگی کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷ دسمبر ۱۹۷۳ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:۔

"جلسہ سالانہ کا جو تشخیص شدہ بجٹ ہے اس کے مطابق ایک تو جماعت کو ادا کرنا چاہیئے۔ دوسرے جو زمیندارہ جماعتیں ہیں انہیں یہ سوچنا چاہیئے کہ چونکہ اشیاء کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں ان میں وہ اشیاء بھی ہیں جنہیں وہ پیدا کرتے ہیں اور جن میں اضافے کے نتیجہ میں ان کی آمد بڑھ گئی ہے اس میں سے وہ خدا تعالیٰ کے کاموں کو چلانے کے لئے زیادہ قربانی دیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ دسمبر ۱۹۷۳ء)

پس زمیندار جماعتوں کے عہدیدار خاص طور پر اور تمام جماعتوں کے عہدیدار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا ارشاد پر توجہ فرماویں اور اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا جملہ احباب نے چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی اپنے اضافہ شدہ بجٹ کے مطابق کر دی ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق عطا فرمائے۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

مکرم میجر ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم میجر ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی کے فرزند تھے ۱۶ فروری ۱۹۷۴ء کو پشاور میں مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی عمر ۷۳ سال تھی اپنے حلقہ احباب میں ذاتی حُسنِ اخلاق اور ہمدردیٔ خلائق کے باعث ہر دلعزیز تھے۔ نماز جنازہ مکرم بشارت احمد صاحب بشیر مربّی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھائی۔

مرحوم نے ایک بیوہ کے علاوہ تین بیٹے لیفٹیننٹ کرنل صفی الرحمٰن۔ میجر ولی الرحمٰن اور کیپٹن فضل الرحمٰن اور دو صاحبزادیاں قدسیہ بیگم زوجہ ڈاکٹر منور احمد صاحب حال اوہائیو امریکہ۔ صبیحہ بیگم زوجہ عبداللہ خاں صاحب حال پشاور صدر چھوڑے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زعماء صاحبان مجلس انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجالس انصار اللہ کے زعماء اعلیٰ اور زعیم صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ

(۱) چندہ مجلس انصار اللہ تمام اراکین سے شرح کے مطابق وصول کریں جو ایک پیسہ فی روپیہ ہے۔

(۲) چندہ مجلس ماہ بماہ وصول کریں کیونکہ کئی ماہ کے گذرنے کے بعد یکدفعہ چندہ کی وصولی مشکل ہوتی ہے۔

(۳) جو رقم وصول ہو اسے ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴